رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۲۵ جمادی الاول ۵۷ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۶۸

5329. Ch. Saad ud Din
Sh. Ahmadi B.A.B.T.
A.D.I. of Schools
Gujar Khan
(Rawalpindi)

خداتعالیٰ کے انعامات کی شکرگزاری کا موقعہ

تحریک خلافت ثانیہ جوبلی فنڈ کو کامیاب بنایا جائے

(95)

از خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال

جس قدر کوئی قوم خداتعالیٰ کے انعامات کی وارث بنائی جاتی ہے اسی قدر اس پر خداتعالیٰ کی شکر گزاری بھی واجب ہو جاتی ہے۔ اور جوں جوں شکر گزاری میں ترقی کرتی ہے۔ خداتعالیٰ کے افضال و انعامات بھی اس پر زیادہ سے زیادہ نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اور جب بھی کسی قوم نے انعامات کے ہوتے ہوئے شکر گزاری سے پہلوتہی کی۔ پھر خداتعالیٰ کا معاملہ بھی اس کے ساتھ ویسا نہیں رہتا۔ جو شکر گزار قوم کے شامل حال ہونا چاہیئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ پس خداتعالیٰ کے انعامات کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اسکے سابقہ انعامات کو یاد کر کے زیادہ سے زیادہ شکر گزاری کی جائے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پانے کی خواہش اور تمنا رکھنے والے بہت سے اولیاء و اتقیاء حسرت کے ساتھ اس دنیا سے چلے گئے۔ پھر خداوند تعالیٰ کا یہ کس قدر فضل و احسان ہے ہم پر کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ آپ کی شناخت کی توفیق پائی۔ اور آپ کے سلسلہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اگرچہ ہم میں سے بہت سے خوش نصیب لوگ موجود ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بچشم خود دیکھا۔ اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے۔ مگر بیشتر حصہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جنہوں نے اس نورانی چہرہ کو جس سے آج ایک عالم بقعۂ نور بن رہا ہے۔ نہیں دیکھا۔ ایسے احباب اپنے دل میں جس قدر خلش محسوس کرتے ہیں۔ محتاج بیان نہیں۔ ان کے قلوب اس حسرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ کہ کاش ہم بھی اس زمانہ میں ہوتے اور اپنی طاقت کے مطابق آپ کی آنکھوں کے سامنے کوئی خدمت بجا لاتے۔ مگر خداتعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے کہ اس نے بعد میں آنے والوں کی اس حسرت کے تدارک کے لئے بھی اپنے پیارے مسیح موعود کا ایک عظیم الشان خلیفہ جو حسن و احسان میں آپ ہی کا نظیر ہے کان اللہ نزل من السماء کا مصداق اسیروں کی رستگاری کرنے والا فضل عمر مصلح موعود۔ الغرض بہت سے خطابات اور اوصاف سے مزین فرما کر دنیا میں بھیج دیا۔ جو اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کی بیماریوں کو شفا دے رہا ہے۔ اور برکات سے مالا مال کر رہا ہے:۔

پس یہ زمانہ بھی کوئی معمولی زمانہ نہیں ہے۔ آنے والی نسلیں جتنے اکر بڑے بڑے بادشاہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی پر رشک کریں گے۔ اور کہیں گے۔ کاش ہم اس زمانہ میں ہوتے۔ تا اپنی جان و مال قربان کر کے خدمت بجا لاتے:۔

غرض ہم لوگ بہت خوش قسمت ہیں جنہوں نے یہ زمانہ پایا۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا انعام ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ جس طرح ہم پر خداتعالیٰ نے فضل و احسان اور انعام و اکرام فرمایا ہے۔ ہم بھی تحدیث بالنعمت کے طور پر شکر بجا لائیں:۔

اظہار شکر تو ہر وقت کیا جا سکتا ہے لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں اظہار تشکر کے لئے خصوصیت و موزونیت زیادہ پائی جاتی ہے۔ مثلاً فریضۂ نماز ہر روز ادا کی جاتی ہے۔ لیکن عیدین کی نمازیں جو روزوں کی عبادت کے بجا لانے کے شکریہ میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ادا کی جاتی ہیں۔ یہ نمازیں روزانہ نمازوں کے مقابلہ میں اپنے مواقع کے لحاظ سے عبادت کا ایک علیحدہ رنگ رکھتی ہیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے ہمیں بھی سب سے بڑھ کر جو قیمتی نعمت ملی ہوئی ہے۔ اور جس کو حاصل ہوئے ۲۵ سال ہونے کو ہیں۔ وہ نعمت خلافت ثانیہ ہے۔ اس کے لئے شکر گزاری کا اظہار ہونا چاہیئے۔ خلافت ثانیہ مارچ ۱۹۱۴ء میں خداتعالیٰ نے قائم فرمائی۔ اور مارچ ۱۹۳۹ء کو اس پر پچیس سال پورے ہو جائیں گے۔

پس اس عظیم الشان نعمت کے شکریہ کے طور پر عقیدت مندانہ نذرانہ گزارنے کے لئے خلافت جوبلی فنڈ قائم ہوا ہے۔ جس کے لئے کم از کم تین لاکھ روپیہ کا مطالبہ ہے ؁

خدا تعالےٰ جزائے خیر دے آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو جنہوں نے اس طریق سے اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ بجالانے کے لئے جماعت کے مخلصانہ جذبات کی ترجمانی فرمائی جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

یہ جوبلی اگرچہ خلافت جوبلی کے نام پر موسوم ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے۔ تو اس میں کئی جوبلیاں شامل ہیں۔

(۱) خلافت ثانیہ کا عہد مبارک مارچ ۱۹۳۹ء میں پچیس سالہ کا ہوگا۔

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی عمر کے پچاس سال بھی اسی سال میں پورے ہوں گے۔ کیونکہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء آپ کی پیدائش کا دن ہے ؁

(۳) سلسلہ کے قیام کی مدت بھی آئندہ سال پچاس سالہ ہوگی۔ اس لئے سلسلہ کے قیام کی پچاس سالہ جوبلی کا بھی اسی سال موقعہ ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ دنیاوی بادشاہوں کی طرح یہ جوبلی نہیں ہے۔ ان کی جوبلیوں کا انحصار زیادہ تر کھیل تماشوں تک محدود ہوتا ہے لیکن ہماری یہ جوبلی جماعت میں نئی زندگی اور روح پیدا کرنے کے لئے ہوگی۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کا موجب ہوگی ؁

تین لاکھ روپیہ کا مطالبہ اگرچہ جماعت کے پہلے چندوں کی موجودگی میں غیر معمولی بوجھ ضرور ہے۔ لیکن قربانی کا ایسا موقعہ بھی بار بار میسر نہیں آسکتا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ معمولی بیاہ شادی کی تقاریب پر غیر معمولی بوجھ برداشت کرنے کے لئے لوگ تیار ہو جاتے ہیں۔ جائدادیں اور اندوختہ اس قسم کی خوشی کی تقاریب پر بے دریغ خرچ کر دیا جاتا ہے لیکن وہ قوم جس نے خدا تعالےٰ کے راستہ میں جان و مال کی قربانی کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ وہ اس خوشی کے موقعہ پر جس کے مقابلہ پر دنیا داروں کی تقاریب شادی کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اس غیر معمولی بوجھ کو برداشت کرنے میں کوئی دریغ کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ جماعت کے ہر ایک فرد کو اس کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ کیا جائے۔

جن جماعتوں کے افراد پر اس کی اہمیت پوری طرح واضح ہو چکی ہے انہوں نے غیر معمولی طور پر اس قربانی کے لئے اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے۔ جیسا کہ اخبار الفضل کے اعلانات سے ظاہر ہے۔ مثلاً قادیان ہی میں مبلغ ۲۵ ہزار دینے کا جماعت نے وعدہ کیا تھا۔ اور اب تیس ہزار تک کا وعدہ ہو چکا ہے۔ اور جو جوش و خروش یہاں پایا جاتا ہے۔ اس کی بناء پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بہت ممکن ہے کہ اس سے بھی زیادہ رقم فراہم ہو جائے ؁

اسی طرح باہر کی کئی جماعتوں سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن میں پوری سرگرمی نہیں پائی جاتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عہدہ داران جماعت نے ہر ایک فرد تک اس تحریک کو پوری طرح پہونچایا نہیں ہے۔ اور اس کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ نہیں کیا گیا۔ جس قدر رقم کا مطالبہ ہے۔ اس کی فراہمی جماعت کے عہدہ داران کی معمولی جدوجہد پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے منظم طریق پر کوشش ہونی چاہیئے۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس کام کو باقاعدہ اور منظم طریق پر چلانے کے لئے قادیان میں مرکزی خلافت فنڈ کمیٹی قائم کی گئی ہے جو کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب (جس وقت وہ دار الامان میں ہوں) چوہدری برکت علی خان صاحب فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ میر محمد اسحٰق صاحب۔ مولوی عبد المغنی خان صاحب اور خاکسار ناظر بیت المال پر مشتمل ہے۔

پس میں اس تحریک کو مرکزی خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی کی طرف سے پیش کرکے عہدہ داران جماعت مقامی کو توجہ دلاتا ہوں کہ جماعت میں ذی اثر احباب کی خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی مقرر کرکے ان کے ممبران کے نام وغیرہ سے دفتر ہذا کو بہت جلد اطلاع دی جائے ان میں سے ایک سکرٹری اور ایک پریذیڈنٹ مقرر کیا جائے۔ وہ کمیٹی اپنی اپنی جگہ پر ہر ایک شخص سے زیادہ سے زیادہ چندہ کے لئے وعدے لے جو کسی صورت میں بھی ایک ماہ کی آمد سے کم نہ ہوں۔ بلکہ زیادہ ہوں۔ کیونکہ اس نسبت کے بغیر اتنی گراں قدر رقم کا فراہم ہونا مشکل ہے۔

اس غرض کے لئے مطبوعہ فارم ارسال کئے گئے ہیں۔ ہر ایک جماعت کی خلافت جوبلی فنڈ کی کمیٹی ان کو پُر کرکے بہت جلد دفتر ہذا میں بھجوا دے اور پھر اس کی وصولی بھی ساتھ کے ساتھ شروع کرا دی جائے۔ آخر دسمبر ۱۹۳۸ء تک اس چندہ کی تمام کی تمام وصولی ہو جانی چاہیئے۔ تا تمام سرمایہ فراہم ہو جانے پر جوبلی کی تقریب سرانجام دی جاسکے۔ اس چندہ کی وصولی کے لئے رسید بکیں علیحدہ تیار کی جا رہی ہیں۔ جو خلافت جوبلی فنڈ کی کمیٹیوں کے مطالبہ پر دفتر ہذا سے بھجوائی جائیں گی ؁

عہدہ داران جماعت مقامی سے درخواست ہے کہ یہ چٹھی جماعت کے مردوں اور عورتوں کو جمع کرکے سنائی جائے۔ اور جماعت کے معزز و ذی اثر احباب کام کرنے والے خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی کے ممبر منتخب کرکے دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے۔ اگر کوئی جماعت بہت چھوٹی ہو تو موجودہ عہدیدار ہی اس کمیٹی کے فرائض بجالائیں۔ اور مطبوعہ فارم مرسلہ ان کے سپرد کر دیئے جائیں۔ از سر نو ہر ایک احمدی سے اس چندہ کا وعدہ لے کر بھجوا دیں جو ایک ماہ کی آمد سے کسی صورت میں کم نہ ہو ؁

اس وقت جماعت کی اس قربانی کے متعلق مخالف سلسلہ مولوی محمد علی صاحب جیسے بھی اپنی حسن ظنی کا اظہار کر چکے ہیں۔ یعنی کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ جماعت اتنی رقم پورا کرکے چھوڑے گی۔ پس جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی کسی کوتاہی کی بناء پر دشمن کی نظر میں کوئی خفت کا موقعہ نہ آنے دے بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہمیں خدمت دین کی توفیق عطا فرما کر اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے آمین ثم آمین

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت کو تحریک جدید کے مطالبات کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار۔ نزلہ۔ سردرد اور سستی کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؁

صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار ہے دعائے صحت کی جائے ؁

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ اور جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جو علاقہ بیٹ ضلع گورداسپور تشریف لے گئے تھے واپس آگئے ہیں ؁

آج کافی دیر بارش ہوتی رہی۔ جس سے گرمی میں بہت کچھ کمی واقع ہو گئی ہے ؁

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۶۵) عورت گھر میں رہے

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ - انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (احزاب)

قرآن مجید کی آیات اگلی اور پچھلی آیتوں کے ساتھ مل کر بھی معنے دیتی ہیں اور الگ الگ بطور خود بھی ہر آیت اپنے معانی رکھتی ہے۔ مذکورہ بالا آیت ازواج النبی کے متعلق ہے۔ لیکن اس حصہ سے عام طور پر یہ بھی استدلال ہوتا ہے کہ اگر دوسری مومن عورتیں بھی عموماً گھروں میں رہیں۔ اور زیب و زینت۔ بناؤ سنگار کر کے اسے لوگوں کو دکھاتی نہ پھریں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے اس طرح گھروں میں رہنے والیو! اگر تم ان ہدایتوں پر عمل کرو گی۔ تو خدا تم کو بُرائیوں سے بچائے گا۔ اور تمہارے دلوں کو بُرے خیالات سے پاک کر دے گا۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ جو ہدایات ازواج النبی کے لئے ہیں۔ ان پر دوسری مومن عورتیں عمل کریں۔ تو سراسر فائدہ ہی ہے اور "اہل البیت" سے مراد اس صورت میں وہ مومنات ہوں گی۔ جو گھروں میں جم کر رہتی ہیں۔ اور عقلاً بھی یہ ثابت ہے۔ کہ جو عورتیں گھروں سے باہر نہ نکلیں گی۔ اور سیر سپاٹے نظارے اور گھر گھر پھرنے کی عادت نہ رکھتی ہوں گی۔ اور جاہلیت والی زینت لوگوں کو نہ دکھاتی پھریں گی۔ تو ایسی اہل البیت ضرور دنیا کی شرارتوں۔ بدخیالات۔ اور بداعمالیوں سے محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ وُہ پُرشر دُنیا سے الگ اور فتنہ و فساد کے منظروں سے علیحدہ رہتی ہیں۔ ہاں غریب غربا جو کام کرنے پر مجبور ہیں۔ وُہ مجبوری کی وجہ سے معذور ہیں۔ لیکن وُہ دُنیا کے فتنوں اور فسادوں سے اس طرح پاک و صاف نہیں رہ سکتیں۔ جتنا وُہ عورتیں جو زیادہ تر گھروں میں محصُور رہتی ہیں:۔

(۲۶۶) عورتیں مردوں کے ماتحت ہیں

آیت کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین (تحریم) سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ عورت اپنے خاوند کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور وُہ مشہور مثال کہ مرد۔ عورت دو بیلوں کی طرح ہیں جو دُنیا کی گاڑی میں جوتے ہوئے ہیں۔ اور اسے چلا رہے ہیں۔ غلط ہے۔ بلکہ مساوات کا ذکر ہی اس ضمن میں فضول ہے۔ کلام الٰہی نے تو عورت کو مرد کے ماتحت بنایا ہے نہ کہ برابر کا:۔

(۲۶۷) طلاق کا تعلق عدّت سے

یاایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن و احصوا العدۃ (طلاق) اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو۔ تو ان کو ان کی عدت کے لئے طلاق دو۔ اور عدت کو شمار کرتے رہو۔ یہاں لعدتھن کے معنے میں دقت پڑتی ہے۔ اس لئے اس کے معنے عام طور پر یہی کئے جاتے ہیں۔ کہ عدت کے شروع میں طلاق دیا کرو۔ حالانکہ طلاق عدت کا باعث ہوتی ہے۔ نہ کہ عدت طلاق کا۔ جب طلاق دو گے۔ تبھی سے عدت شروع ہو جائے گی۔ اور اگر ناجائز وقت میں طلاق دی گئی ہے۔ تو نہ عدت شروع ہو گی۔ نہ طلاق ہو گی۔ اس لئے اس کے معنے یوں بہتر ہوں گے۔ کہ اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو۔ تو عدت پوری کرنے کی نیت سے طلاق دو۔ یعنی تمہارا مطلب طلاق سے صرف جدائی کرنا نہ ہو۔ بلکہ عدت کی تمام شرائط کا پورا کرنا بھی ہو۔ تاکہ تم عدت کے فوائد حاصل کر سکو۔ اور اس کی شرائط کو بھی پورا کر سکو۔ کیونکہ عدت طلاق کے لئے بطور لگام اور روک تھام کے ہے۔ اگر اسے ہٹا دیا جائے۔ تو طلاق ایک بے لگام۔ اور غیر منضبط چیز رہ جاتی ہے۔ اور بالکل بے برکت چیز ہو جاتی ہے۔ پس طلاق اگر دو۔ تو ایسی ہو۔ جس کے بعد عدت کا خیال رکھا جائے۔ اور اس عدت کی سب شرائط کو پورا کیا جائے۔ مثلاً یہ کہ اس طُہر میں دی جائے۔ جس میں صحبت نہ کی گئی ہو۔ اور حیض کے دنوں میں نہ ہو۔ اور ہر طُہر میں تین طلاقیں الگ الگ کر کے دی جائیں۔ مطلقہ کو عدت بھر گھر سے نہ نکالا جائے۔ ہر وقت رجُوع کا خیال رکھا جائے۔ نیکی کا سلوک اور نیکی سے رخصت کیا جائے۔ جو انہیں دے چکے ہو۔ وُہ واپس نہ لیا جائے۔ طلاق مخفی نہ ہو۔ بلکہ اس کے گواہ ہوں۔

غرض صرف طلاق منع ہے۔ اور وُہ طلاق جائز ہے۔ جو طلاق مع عدّت کے ہو۔ اور طلاق صرف طلاق کی غرض سے نہ دی جائے۔ بلکہ عدّت کی شرائط کی تکمیل بھی اسی طرح مدنظر ہو:۔

(۲۶۸) مایُوس الحیض کی عدّت

والیٰٔ یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلثۃ اشھر (طلاق) جن عورتوں کو حیض سے نا امیدی ہو چکی ہے۔ اگر تم کو شُبہ ہو۔ تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔ یہاں ان ارتبتم (اگر تم کو شُبہ ہو) کے الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ جب حیض سے نا امیدی ہو گئی اور وُہ بند ہو گیا۔ تو پھر ان ارتبتم والے فقرہ سے کیا مُراد ہے۔ سو واضح ہو۔ کہ بوڑھی ہو کر عورتوں کو عموماً حیض یکدم بند نہیں ہوتا۔ بلکہ بند ہونے سے چند سال پہلے بے قاعدہ اور کم ہو جاتا ہے۔ کبھی آ گیا۔ کبھی نہ آیا۔ کبھی دو تین ماہ کا وقفہ پڑ گیا۔ کبھی کوئی نشان ظاہر ہو گیا۔ اس طرح آخر بالکل بند ہو جاتا ہے پس یہ زمانہ شبہ والا ہے۔ جس میں بظاہر سمجھا جاتا ہے۔ کہ حیض موقوف ہو گیا۔ لیکن کئی ماہ بعد ایک دھبہ خون کا آ گیا پس ایسی مشکوک اور مشتبہ حالت میں حکم ان عورتوں پر بھی تین ماہ کا لگے گا۔ نہ کہ تین طہر کا اور ایسی عورتیں بھی مایوس الحیض سمجھی جائینگی نہ کہ حیض والی۔ کیونکہ ایسی حالت میں تین طہر کی مدت ایک سال یا دو سال بھی بن سکتی ہے۔ اس لئے ان کی عدت بجائے تین طہر کے تین ماہ ہو گی تاکہ عدت بے حساب نہ ہو جائے:۔

(۲۶۹) صرف مستند کتابیں بنیاد مباحثہ ہوں

ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن۔ اسی طرح ایک دوسرا اصول مباحثات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا کہ فریقین اپنی اپنی مستند اور بہترین اور قابل اعتماد کتابوں کے نام چھاپ دیں۔ اور دوسرا فریق ان کتابوں سے باہر نہ جائے۔ خود بھی انہی کو مستند مانے۔ اور انہی میں سے دلائل پیش کرے اور دوسرے فریق کو بھی اختیار نہ ہو گا۔ کہ بے اعتبار اور غلط کتابوں سے لیکر اپنے مقابل مذہب پر اعتراض شروع کر دے اس کا حوالہ شروع میں لکھا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب ہے۔ کہ اہل کتاب سے انہی کتابوں کی رُو سے بحث کیا کرو جو اس فریق کے نزدیک احسن اور نہایت قابل اعتماد اور قابل سند ہیں نہ یہ کہ وُہ فریق تو ان کو صحیح مانتا نہیں۔ نہ ان کتابوں کی اس کے نزدیک کوئی وقعت ہے۔ مگر زبردستی ان کی بنا پر فریق مخالف اعتراض شروع کر دے:۔

مسائل وراثت زیر آیات قرآن کریم

از جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

(۳)

والدین کا حصہ

اولاد کے بعد دوسرے نمبر پر اللہ تعالےٰ نے والدین کا حق وراثت بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولابویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ ولد فان لم یکن لہ ولد وورثہ ابواہ فلامہ الثلث فان کان لہ اخوۃ فلامہ السدس من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین اٰباؤکم وابناؤکم لاتدرون ایھم اقرب لکم نفعا۔ فریضۃ من اللہ۔ ان اللہ کان علیما حکیما۔

یعنے اگر ایک شخص کی وفات کے وقت اس کے والدین بھی زندہ موجود ہوں۔ اور اس کی اولاد کا بھی کوئی نہ کوئی فرد موجود ہو۔ تو باپ کو بھی اس کے ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا۔ اور ماں کو بھی چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں اور باپ دونوں اس کے وارث ہوں۔ تو ماں کو اس کے ترکہ کا ایک تہائی حصہ ملے گا۔ اور اگر اولاد تو نہ ہو۔ مگر بھائی یا بہنیں یا ہر دو کم از کم دو کی تعداد میں موجود ہوں تو بھی ماں کو چھٹا حصہ ہی ملے گا۔ اور وصیت (جس حد تک شریعت کی اجازت کے اندر ہو) اور قرض کو مقدم کرنا ضروری ہوگا۔ اور اگر ایک طرح سے آباء کو اولاد پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ تو اس کے مقابل پر ایک طرح سے اولاد کو بھی آباء پر تقدم کا حق حاصل ہوتا ہے۔ پس ان کے حصوں کی جو نسبت ہم نے مقرر کردی ہے۔ اسی پر کاربند ہونا ہوگا۔ اور اس میں اپنی ذاتی آراء کو دخل دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور اگرچہ اس قانون وراثت میں اس بات کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ جس رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار سے جس نسبت سے زیادہ نفع اور آرام حاصل ہوتا ہو۔ اسی کا حق مقدم ہوگا۔ لیکن اس بات کا فیصلہ کرنا کہ اولاد اور آباؤ اجداد میں سے کس کا حق اس پہلو سے فائق ہے تمہارا کام نہیں۔ اس لئے جو حدود ہم نے مقرر کردی ہیں انہی کی پابندی کرنی ہوگی۔ اور یاد رکھو کہ یہی تعلیم درست اور حق و حکمت پر مبنی ہے ؂

باپ کا حصہ ماں کے حصہ سے زیادہ

اس آیت میں آباء کے حقوق وراثت بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اور امہات کے بھی۔ جن میں سے آباء کے حق کو امہات کے حق پر دو طرح سے ترجیح دی گئی ہے۔ اول اس رنگ میں کہ جب وارث صرف والدین ہوں۔ تو ماں کا حق صرف $\frac{1}{3}$ رکھا گیا ہے۔ نہ کہ $\frac{1}{2}$۔ اور بالمقابل باپ کو ماں کے حصہ سے دو چند تک حصہ پانے کا حقدار بتایا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ باپ کا حصہ ماں کے حصہ سے کم کسی صورت میں نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ یا تو ماں کے حصہ کے برابر ہی باپ کا حصہ بھی ہوگا۔ جیسا کہ اولاد کی موجودگی کی صورت میں بتایا گیا ہے۔ یا پھر ماں کے حصہ سے زیادہ جیسا کہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں والدین کے بیان کردہ حصوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

اب اس جگہ یہ امر غور طلب ہے کہ اگر ایک شخص کی وفات کے وقت اس کی اولاد کوئی زندہ موجود نہ ہو۔ اور اس کے وارث اس کے والدین اور اس کی بیوی ہوں تو کیا اس صورت میں بھی باپ کا حصہ ماں کے حصہ سے دو چند ہوگا۔ جیسا کہ صرف والدین کے وارث ہونے کی صورت میں باپ کا حصہ ماں کے حصہ سے دو چند ہوتا ہے۔ یا بیوی کو اس کا مقررہ حصہ $\frac{1}{4}$ اور ماں کو اس کا مقررہ حصہ $\frac{1}{3}$ دے کر باقی جو کچھ بچے گا۔ (جو $\frac{5}{12}$ ہوگا) وہ باپ کو ملے گا۔ اور اس غور کی ضرورت اس مثال سے بھی بڑھ کر اس صورت میں پیدا ہوتی ہے۔ کہ جب ایک عورت کے وارث صرف اس کے والدین اور اس کا خاوند ہوں کیونکہ اگر یہ اصل پیش نظر رکھا جائے کہ جس طرح صرف والدین کی موجودگی میں باپ کا حصہ ماں کے حصہ سے دو چند ہوتا ہے۔ اور جب اولاد موجود ہو تو باپ کا حصہ ماں کے حصہ کے برابر ہوتا ہے۔ اور منصوص طور پر بیان کردہ صورتوں میں سے کسی صورت میں بھی باپ کا حصہ ماں کے حصہ سے کم نہیں ہوتا۔ تو اس صورت میں ضروری ہوگا۔ کہ باپ کو ماں کے حصہ سے دو چند حصہ دیا جائے۔ یعنی خاوند کو اس کا مقررہ حصہ $\frac{1}{2}$ دے کر باقی ترکہ یعنے $\frac{1}{2}$ کا $\frac{2}{3}$ حصہ باپ کو ملنا چاہیئے۔ اور $\frac{1}{3}$ حصہ ماں کو یا بلفظ دیگر خاوند کی موجودگی میں ماں کا حصہ $\frac{1}{3}$ نہیں بلکہ $\frac{1}{6}$ ہوگا۔ اور اگر اس بات کو دیکھا جائے۔ کہ جب اولاد نہ ہو۔ تو ماں باپ دونوں وارث ہوں۔ تو ماں کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ باقی بچے۔ وہ باپ کا ہوتا ہے نہ کہ $\frac{2}{3}$۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ اگر اولاد نہ ہو۔ تو باپ کو $\frac{2}{3}$ ملے گا۔ اور ماں کو $\frac{1}{3}$۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ اگر اولاد نہ ہو۔ اور وارث ماں باپ ہی ہوں۔ تو ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ باقی جو بچے گا۔ وہ باپ کو ملے گا۔ سو چونکہ اولاد کی غیر موجودگی میں اور خاوند کی موجودگی میں ماں کو $\frac{1}{3}$ اور خاوند کو $\frac{1}{2}$ حصہ دینے کے بعد باقی صرف $\frac{1}{6}$ حصہ رہتا ہے۔ اس لئے وہی باپ کو ملے گا۔ جس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اس صورت میں ماں کا حصہ باپ کے حصہ سے دو چند ہوگا کیونکہ ماں کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہوگا۔ اور باپ کا حصہ $\frac{1}{6}$ اور یہ صورت اگرچہ ظاہر الفاظ کے مطابق معلوم ہوتی ہے۔ لیکن قرآن کریم کی بیان کردہ اس نسبت کے خلاف ہے۔ جو منصوص صورتوں سے ظاہر ہے۔ کیونکہ منصوص صورتیں دو ہی ہیں۔ جن میں سے ایک صورت باپ کو ماں کے برابر حصہ دلاتی ہے۔ اور دوسری صورت اسے ماں کے حصہ سے دو چند دلاتی ہے۔ اور کوئی ایسی صورت بیان نہیں کی گئی۔ جس میں ماں کا حصہ باپ کے حصہ سے زیادہ ہو ؂

اب اگر اس سوال کو قرآن کریم کے سامنے پیش کیا جائے۔ تو اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ باپ کا حصہ ماں کے حصہ سے کسی صورت میں بھی کم نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح اولاد کے ذکر میں اور کسی وارث کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور اس سے یہ مراد نہیں کہ اولاد کی موجودگی میں اور کوئی قریبی وارث میں حصہ دار نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ اگر اولاد کی موجودگی میں اور وارث بھی ہوں۔ تو ان کو ان کے مقررہ حصے دے کر باقی جو بچے گا۔ وہ اس شرع کے ماتحت جو اولاد کے ذکر میں بیان ہوئی ہے اولاد میں تقسیم کیا جائے گا۔ یعنے لڑکوں اور لڑکیوں ہر دو کو اور اس طرح صرف لڑکوں کو وہی ترکہ ملے گا۔ جو باقی وارثوں سے بچیگا۔ اور اس طرح صرف ایک لڑکی یا ایک سے زیادہ لڑکیوں کو $\frac{1}{2}$ یا $\frac{2}{3}$

اسی شرط سے ملے گا - کہ باقی وارثوں کے حصے انہیں $\frac{1}{6}$ یا $\frac{1}{3}$ دینے کی اجازت دیں - ورنہ $\frac{1}{6}$ یا $\frac{1}{3}$ کے اندر اندر جس حد تک باقی وارثوں کے حصے انہیں دینے کی اجازت دینگے وہی ان کو ملے گا -

اسی طرح اولاد کی غیر موجودگی میں ماں باپ کو اس نسبت سے حصے دینے سے کہ ماں کو $\frac{1}{3}$ ملے گا - اور باپ کو باقی $\frac{2}{3}$ -

مراد یہ ہے کہ اگر کوئی اور وارث موجود ہو - جو والدین کی موجودگی میں وارث ہو سکتا ہو تو اس کا حصہ نکال کر باقی جو کچھ بچے گا - وہ ماں باپ کو اس نسبت سے ملے گا - کہ اس میں ماں کا حصہ $\frac{1}{3}$ ہوگا - اور باقی ترکہ باپ کو ملیگا پس اگر میت مرد ہے - اور اس کے وارث اس کے والدین اور اس کی بیوی ہے - تو اس کی بیوی کو $\frac{1}{4}$ دینے کے بعد جو باقی $\frac{3}{4}$ بچے گا اس میں سے ایک حصہ ماں کو ملیگا اور دو حصے باپ کو - یا بلفظ دیگر ماں کا حصہ بھی اس صورت میں $\frac{1}{4}$ ہی ہوگا - اور باپ کا حصہ اس سے دو چند یعنی $\frac{1}{2}$ ہوگا - اور اگر ایک عورت فوت ہو جائے اور اس کے وارث اس کے والدین اور اس کا خاوند ہوں - تو اس کے خاوند کو اس کے ترکہ کا $\frac{1}{2}$ حصہ دے کر جو $\frac{1}{2}$ حصہ باقی بچے گا - اس کا $\frac{1}{3}$ حصہ یعنی کل ترکہ کا $\frac{1}{6}$ حصہ ماں کو ملے گا - اور باقی ترکہ جو $\frac{1}{3}$ ہوگا - وہ باپ کو ملیگا -

نیز اس جگہ یہ بات قابل غور ہے کہ والدین کا حصہ جسقدر اولاد کی غیر موجودگی میں زیادہ ہو جاتا ہے اتنے حصہ میں والدین گویا اولاد کے قائمقام ہوتے ہیں اور اولاد کی موجودگی میں جس قدر حصہ والدین کا کم ہو جاتا ہے وہ دراصل اولاد کی خاطر کم کیا جاتا ہے - پس اگر کسی موقعہ پر اولاد کو اس کا پورا حق دینے کے بعد ترکہ اسقدر بچ رہے کہ والدین کو ان کا مقررہ حصہ جو اولاد کی موجودگی میں انہیں ملتا ہے - دیکر بھی کچھ نہ کچھ بچ رہے - تو وہ والد کا حق شمار ہوگا - کیونکہ والد کا حق اولاد کی غیر موجودگی میں غیر محدود اور غیر معین ہوتا ہے - حتیٰ کہ وہ کل ترکہ پر بھی حاوی ہو سکتا ہے - پس جب ...

ایک محسن کی یاد میں

۲

جناب حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم (آف منصوری) کی زندگی کے حالات

از سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی کمرشیل ہاؤس کوہ منصوری

تبلیغی سرگرمی

قبلہ چچا صاحب مرحوم کی تبلیغی کوششوں سے ۱۹۱۶ء تک ہمارا سارا خاندان بفضلہ تعالیٰ آغوش احمدیت میں آچکا تھا - منصوری کا دوسرا خاندان جو احمدی ہوا ماسٹر ولی محمد صاحب کا تھا - مرحوم نے متواتر نو سال تک بکمال ہمت و استقلال ان کو تبلیغ کی بالآخر وہ بھی معہ اپنے دو صاحبزادوں کے احمدی ہو گئے - سچی بات یہ ہے - کہ اس بزرگ مرحوم کی تبلیغی سرگرمیوں کا احاطہ کرنا کچھ آسان نہیں - بوجہ کاروباری ہونے کے آپ قریباً دوکان پر ہر آنے جانے والے کو تبلیغ کیا کرتے تھے - ان لوگوں میں ہندو مسلمان سکھ عیسائی - انگریز - پادری - آفیشل و سویلین سب ہی ہوتے تھے - اور اردو و انگریزی کے ٹریکٹ بھی آپ تقسیم کرتے رہتے تھے - اس طرح پر ہزاروں آدمیوں کو مرحوم و مغفور نے پیغام احمدیت پہنچایا -

سلسلہ کی کتب

چچا صاحب مرحوم انجمن احمدیہ منصوری کے پہلے سکرٹری تھے - اور اس کے استحکام و نظام کی طرف خاص توجہ فرمایا کرتے تھے - چندوں کی باقاعدہ ادائیگی مرکزی احکام سے دوستوں کو اطلاع - سلسلہ کے لٹریچر و اخبارات کی توسیع اشاعت وغیرہ وغیرہ یہ سب ایسے امور تھے - جن کی نگہداشت مرحوم کے سپرد تھی - آپ نے شروع زمانہ میں ہی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جمع کر لی تھیں - اور سلسلہ کے اخبار و رسالے بھی قریباً سب آیا کرتے تھے ان کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی اہم تصانیف اور مخالفین سلسلہ کا لٹریچر بھی منگواتے رہتے - نتیجہ یہ کہ آج اللہ کے فضل و کرم سے انجمن احمدیہ منصوری کے پاس ایک اچھی خاصی لائبریری ہے - جس میں تمام ضروری کتب مجلد الماریوں میں رکھی ہوئی ہیں - اس لائبریری کا آغاز چچا صاحب مرحوم کے ابتدائی شوق و توجہ کا ہی مرہون منت ہے

مسجد احمدیہ

احمدی ہو جانے کے بعد چچا صاحب خاندانی جائداد کے ایک علیحدہ حصہ میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے وہیں جمعہ بھی ہوا کرتا تھا - نمازوں کی باقاعدگی کے سبب اس حصہ جائداد کو اس پاس کے لوگ مسجد ہی سمجھتے تھے - لیکن مسجد احمدیہ کے نام سے اس جگہ کی شہرت کا واقعہ عجیب و غریب ہے - یہ جائداد دو منزلہ ہے نیچے دکانیں ہیں -

ایک مرتبہ توسیع سڑک کے خیال سے کلکٹر صاحب ضلع ہمارے علاقہ کی تمام جائدادوں کا معائنہ کرنے آئے - تو اس جائداد کو بھی دیکھا - جہاں چچا صاحب مرحوم نمازیں پڑھا کرتے تھے - ہمیں ان کی آمد کی کوئی اطلاع نہ تھی - کلکٹر صاحب نے ہمارے ایک ہندو کرایہ دار سے دریافت کیا - کہ اوپر کے حصہ میں کون رہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضور وہ مسجد ہے (پہلے کانپور میں سڑک و مسجد کا واقعہ ہو چکا تھا) کلکٹر صاحب نے مسجد کا نام سنتے ہی توسیع سڑک کا خیال ترک کر دیا - اور معائنہ کے بعد سرکاری کاغذات میں اس جگہ کا اندراج مسجد کے نام سے کرا دیا - چچا صاحب مرحوم کو جب اس بات کا علم ہوا تو بہت خوش ہوئے پھر جب ہمارا سارا خاندان احمدی ہو چکا تو ہر سہ بھائیوں نے ..... یعنی قبلہ والد صاحب چچا صاحب مرحوم و چھوٹے چچا صاحب نے بکمال خوشی و اخلاص اس دو منزلہ جائداد کو مسجد احمدیہ کے لئے وقف کر دیا - بعد ازاں مسجد کی ضروریات کے مطابق اس جائداد کو دوبارہ تعمیر بھی کرا دیا -

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب منصوری تشریف لائے تو مسجد مذکور کو ملاحظہ کر کے حضور نے بہت خوشی و پسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا - غرضکہ مسجد احمدیہ منصوری کا انجمن احمدیہ منصوری اور احمدیہ لائبریری منصوری کی ابتداء قیام و نظام میں جیسا کہ لکھ چکا ہوں چچا صاحب مرحوم کا ہی نمایاں ہاتھ تھا -

تبلیغ کے بعد تربیت

ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ چچا صاحب مرحوم تبلیغ کے بعد تربیت و استقامت کا بھی از حد خیال رکھا کرتے تھے - ذکر حبیبؐ بھی ان کا مشغلہ تھا - پھر جو شخص ان کی تبلیغ سے متاثر ہوتا یا احمدی ہو جاتا خواہ گھر کا ہو یا باہر کا اس کو قادیان جانے کی غرض تحریص دلاتے - اور احمدی دوستوں کو بھی مرکز آتے جاتے رہنے کی تلقین کیا کرتے - ان کا پختہ ایمان تھا اس بات پر کہ ازدیاد ایمان و سلامتی تعلق کیلئے ہر احمدی کا قادیان سے وابستہ رہنا از بس ضروری ہے - گویا قادیان قادیان ان کا ورد تھا - اور اس اسپرٹ کو مرحوم نے عملاً ہمارے سارے خاندان میں دیعت کر دیا

تربیت اولاد

اولاد کی تعلیم و تربیت کے سوال کو بھی چچا صاحب مرحوم نے قادیان میں ہی حل کیا۔ فرمایا کرتے تھے احمدی بچوں میں قادیان کے سوا اور کہاں احمدیت کا صحیح رنگ آ سکتا ہے؟ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، سب سے پہلے آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے یعنی سید عبدالحی صاحب کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرایا انٹرنس تک انہوں نے تعلیم پائی۔ یہ عاجز مکہ معظمہ سے واپس آکر کیمبرج اسکول، ڈیرہ دون میں داخل ہو گیا تھا جہاں یورپین سٹاف کی نگرانی میں طریق تعلیم۔ رہائش، و فضا سب انگریزی تھی اور متعلمین پر مغربیت کا رنگ خوب چڑھتا تھا۔ چچا صاحب مرحوم اس "انگریزیت" پر لاحول پڑھتے رہتے، اور مجھ کو بھی قادیان جانے کی تحریص دلاتے۔ چنانچہ ۱۹۱۶ء میں یہ عاجز بھی مرحوم کی خاص توجہ سے قادیان کے ہائی سکول میں پہنچ گیا۔ اور انٹرنس وہیں پاس کیا۔ آج کوئی مجھ سے پوچھے تو بتا سکتا ہوں کہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے کیا فوائد ہیں۔ قادیان سے باہر رہنے والے صاحب استطاعت احمدی والدین یہ خوب اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں کہ قومی نقطہ نگاہ سے قادیان میں اپنے بچوں کو تعلیم دلانا دینی و دنیاوی فلاح و بہبودی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ مرحوم نے ہمارے خاندان میں یہ داغ بیل ڈال دی تھی جو الحمدللہ کہ آج تک جاری ہے۔ آپ کے دوسرے صاحبزادوں نے بھی قادیان میں ہی تعلیم پائی ہمارے اور بچے بھی وہیں پڑھ رہے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ منصوری

۱۹۲۳ء میں چچا صاحب مرحوم "امیر جماعت" (منصوری) منتخب ہوئے اس منصب کو آپ نے پوری فرض شناسی اور وقار کے ساتھ نبھایا۔ دوران امارت میں ہی، ایک تبلیغی واقعہ آپ کو میدان میں تصنیف میں بھی لے گیا۔

احمدیت کے لئے آپ کو اس قدر غیرت تھی کہ آپ یہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ کوئی دریدہ دہن مخالف احمدیت پر حملہ کرے اور بے جواب رہ جائے۔ چنانچہ خط و کتابت کے ذریعہ تو آپ اکثر ایسے مخالفین کو۔ جن کا پتہ لگتا۔ مخاطب کرتے ہی رہتے تھے۔ لیکن ۱۹۲۷ء میں کانپور سے ایک صاحب میاں احمد عبدالحلیم نامی نے اپنا رسالہ "رد قادیان" مرحوم کے پاس بھیجا جو معاندانہ گند و سب و شتم سے بھرا ہوا تھا۔ آپ نے پہلے تو رسالہ مذکور کے مصنف کو بذریعہ خطوط معقولیت کی طرف توجہ دلائی۔ مگر جب وہ باز نہ آئے۔ بلکہ اور زیادہ بدزبانی اختیار کرتے گئے تو چچا صاحب نے ایک غیور احمدی و ہمدرد جراح کی حیثیت میں ان کے گند آمیز مواد پر نشتر زنی کو لازمی سمجھا۔ اور ان کے تمام فرسودہ اعتراضات و لایعنی حملوں کے جواب میں ایک مدلل کتاب "نور ہدایت" کے نام سے تصنیف کر کے شائع کر دی۔ اس کتاب کے پڑھنے سے مصنف مرحوم کی دینی واقفیت تبلیغی جوش، و وسعت مطالعہ کا خوب پتہ چلتا ہے۔ اور احمدیت کے تائیدی لٹریچر میں یہ کتاب لاریب ایک مفید و دلچسپ اضافہ ہے

بیرونی شہادتوں کے علاوہ انسان کی اندرونی زندگی بھی اس کی شخصیت کی آئینہ دار رہتی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ تصویر کا اصل رخ یہی پیش کرتی ہے اس پہلو سے بھی چچا صاحب مرحوم کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بیحد حلیم الطبع باخلاق، معاملہ فہم اور صلح جو تھے بعض اوقات بتقاضہ بشریت کبھی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے تو صحیح علم پانے پر فوراً حقیقت کی طرف رجوع کر لیتے وسیع کثیر الاعیال تھے۔ لیکن قانع اور ہر ایک کا خیال رکھنے والے۔ محبت کرنے والا دل رکھتے تھے لیکن اس کے مغلوب نہ تھے۔ صابر تھے۔ شاکر تھے اور ہمدردی کرنے والے۔ عالم خوشی میں حمد الٰہی کے گیت گاتے اور سجدات شکرانہ بجا لاتے۔ اور غم و حزن کے اوقات میں ضبط کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ بلکہ مومنانہ شان دکھاتے۔

قادیان میں رہائش

۱۹۳۱ء میں ایک کمر توڑ دینے والا حادثہ پیش آیا۔ یعنی مرحوم کے دوسرے صاحبزادے سید عبدالمالک عمر بائیس سال، اپنوں سے دور، امرتسر میں اچانک فوت ہو گئے۔ منصوری تار پہنچی۔ اس وقت میں چچا صاحب مرحوم کے پاس ہی تھا۔ انہوں نے تار پڑھا ...... اور تصویر سکوت بن گئے۔! پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے "الٰہی یہ خبر غلط ہو"! ...... تھوڑی دیر کے بعد یہ کہتے ہوئے تار مجھ کو دیدیا۔ کہ "عبدالمالک کی والدہ کو ابھی خبر نہ ہو"! ...... انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرکز میں یہ خبر پہنچی تو عبدالمالک مرحوم کی نعش بایماء مشفقانہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ امرتسر سے قادیان آ گئی تھی۔ منصوری سے قبلہ چچا صاحب و دیگر اقربا قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ میں بھی ہم سفر تھا۔ مرحوم راستہ بھر "الٰہی یہ خبر غلط ہو" "اچھا تیری مرضی"، دعا، درود، و استغفار میں لگے رہے قادیان پہنچ کر اپنے بیس سالہ نوجوان بیٹے کی نعش دیکھی ...... بلبلاتے تو آنسو ٹپک پڑے! لیکن پھر مومنانہ ضبط کے ساتھ راضی برضاء الٰہی ہو کر عبدالمالک مرحوم کو دفنایا۔

اس المناک واقعہ کا، بعد میں چچا صاحب مرحوم کی صحت پر اثر پڑا نیز دوکان پر اکثر بیٹھے رہنے کے سبب بھی جوڑوں میں درد رچ گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے تبدیل جگہ کا مشورہ دیا تو ۱۹۳۱ء کے آخیر میں مرحوم معہ اہل و عیال ہجرت کر کے قادیان پہنچ گئے۔ اور بہت خوش تھے ہجرت پر کہ اللہ تعالےٰ نے دیار حبیب میں رہنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ قادیان میں آپ پانچ سال رہے۔ جہاں آپ کی زندگی کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت الٰہی، حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ وصحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب سے فیض یاب ہونا اور مرکزی تحریکوں و روحانی دلچسپیوں میں حصہ لینا۔

وفات

جولائی ۱۹۳۶ء میں آپ کے سینے پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جو بعد میں کاربنکل کا پھوڑا نکلی۔ اطلاع آنے پر برادر عبدالحی صاحب منصوری سے قادیان پہنچ گئے۔ پھر یہ عاجز بھی اپنے محسن کی تیمارداری کے لئے قادیان آ گیا۔ جماعت کے ایک قابل ڈاکٹر، یعنی ڈاکٹر حاجی خان صاحب حسن اتفاق سے ان دنوں وہیں تھے۔ انہوں نے کاربنکل کا اپریشن کیا اور کمال توجہ و ہمدردی کے ساتھ علاج کرتے رہے۔ اس موذی پھوڑے کے سبب آپ ایک ماہ علیل رہے اور شدت تکلیف کو کمال ہمت و صبر برداشت کرتے گئے! اپریشن شدہ حالت میں جب کہ نقاہت بھی بڑھ رہی تھی مرحوم بستر علالت پر یاد الٰہی سے غافل نہ رہتے۔ نماز پنجگانہ اشاروں میں ہی ادا کیا کرتے۔ علاج تو باقاعدہ ہوا۔ لیکن مالک حقیقی کی طرف سے واپسی کا پروانہ جاری ہو چکا تھا۔

۲۸ اگست ۱۹۳۶ء کو جمعہ کے دن ...... جب کہ موذن جمعہ کی اذان دے رہا تھا۔ قبلہ عم حافظ سید عبدالمجید صاحب کی روح، لبیک اللھم لبیک کہتی ہوئی اپنا جسم عنصری چھوڑ کر مولا حقیقی کی طرف پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!! مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اے میرے رب، تو اپنے فضل و رحم سے میرے اس محسن مبلغ چچا کی روح پر ہزاروں رحمتیں نازل فرما۔ اس کے درجات بلند کر۔ اور اس کے اہل و عیال و جملہ پس ماندگان کا ہمیشہ و ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ تیرا افضل ان پر مدام ہو۔ آمین ثم آمین

وصیتیں

۴۸۸۷ منکہ محمد شریف خاں ولد مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ ٹیوٹر عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۷/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو کہ اوسطاً مبلغ ۱۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ محمد شریف خاں دارالرحمت قادیان

گواہ شد:۔ نادر خاں ملک پنشنر

گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان دارالامان

۵۰۸۸ منکہ امتہ الحمید بیگم بنت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قوم شیخ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد میں اس وقت میرے پاس زیورات جن کی قیمت اندازاً ۵۷۷ روپے ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

نفیسی چوڑی ۵ تولہ۔ چوڑیاں ۸ عدد ۶ تولہ شنگار پٹی ۲ تولہ کانٹے دو جوڑی قیمتی ۱۴/۸ روپے کلپ دو عدد قیمتی ۱۵ روپے ہار ایک عدد ۵ تولہ انگوٹھی ۴ عدد قیمتی ۴۲ روپے اس کے علاوہ ایک ہزار روپے زر مہر جو ابھی وصول نہیں ہوا۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اس حصہ میں سے اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید لیلوں تو وہ رقم اس میں سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے علاوہ اور جائیداد بھی میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔

الامتہ:۔ امتہ الحمید بیگم

گواہ شد:۔ امتہ اللہ بیگم والدہ موصیہ

گواہ شد:۔ خالد بی۔ اے برادر موصیہ

۵۰۸۹ منکہ امتہ الحی زوجہ مولوی نور احمد مولوی فاضل قوم ارائیں عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائیداد میں اس وقت مبلغ بیس روپے کا زیور ہے۔ اس کے علاوہ زر مہر پانچ صد روپیہ ہے۔ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری اس جائیداد اور اگر وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر اس رقم میں سے میں کچھ رقم اپنی زندگی میں ادا کر کے اس کی رسید حاصل کروں۔ تو اسے موجودہ رقم میں سے منہا کر لیا جاوے

الامتہ:۔ امتہ الحی

گواہ شد:۔ نور احمد مولوی فاضل کلرک جامعہ احمدیہ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محبوب عالم خالد لکچرر جامعہ احمدیہ قادیان

۶۰۳۳ منکہ ملک عطاء الرحمٰن ولد ملک خدا بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ وقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن حال قادیان دارالامان متوطن شہر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق مئی ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵ روپے ہے۔ جو کہ بطور الاؤنس دفتر تحریک جدید سے ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ ملک عطاء الرحمٰن بقلم خود قادیان

گواہ شد:۔ خلیل احمد ناصر مجاہد تحریک جدید۔ قادیان

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل احمدی پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

۶۰۴۱ منکہ محمد صادق ولد رحمت علی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن لاچووال ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد صرف ایک مکان رہائشی واقع موڈل بستی سبزی پورہ میں ہے مالیت مبلغ ۲۰۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۲۔ میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۷۶ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ تازیست ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ (۳) میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد صادق گڈس بی ریلوے کلر بکنگ آفس دہلی

98

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

امرتسر ۲۱ جولائی - آج صبح ڈسٹرکٹ کسان کمیٹی کی طرف سے ایک جنگی کونسل تیار کی گئی۔ جس نے ۲۵ اشخاص پر مشتمل ایک جتھا دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرنے کے لئے بھیجی ریلوے پل پر مجسٹریٹ نے امتناعی حکم پڑھکر سنایا مگر جتھے نے تعمیل کرنے سے انکار کر دیا جس پر پولیس تمام کو گرفتار کرکے لاری میں بٹھا کر کہیں باہر لے گئی شام کو ان اشخاص کی گرفتاریوں کی وجہ سے لوگوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ پولیس نے ریلوے پل کے قریب متعدد بار لاٹھی چارج کیا اور ایک درجن کے قریب آدمی زخمی ہوئے۔ کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ زیر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے لئے ہر روز ۲۸ اشخاص پر مشتمل ایک جتھا روانہ کیا جائے گا۔

ٹوکیو ۲۱ جولائی - مانچوکو کی سرحد کے قریب روسی فوجوں نے جاپانی سپاہیوں پر گولیاں برسائیں پچھلے دنوں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ چالیس ہزار روسی افواج نے مانچوکو کی سرحد کو عبور کر کے ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے خلاف جاپان نے روس کے خلاف احتجاج کیا تھا مگر اس کا کوئی اثر نہیں ہؤا۔ بلکہ حکومت نے صاف انکار کر دیا کہ روسی فوجیں پہاڑ سے نہیں ہٹ سکتیں۔

شملہ ۲۱ جولائی - محکمہ فوج کے افسر اس سوال پر غور کر رہے ہیں کہ اس زمانہ کی جدید ترین جنگی ضروریات کے پیش نظر ہندوستانی فوج کے لئے پگڑی موزوں ہے یا ہیٹ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سکھوں کے سوا ساری ہندوستانی فوج کے لئے گورکھوں جیسے ہیٹ دیئے جائیں گے۔ اگرچہ ابھی تک آخری فیصلہ نہیں ہؤا تاہم معلوم ہؤا ہے کہ تمام ہندوستانی فوجوں سے اس بارے میں استفسار کیا گیا تھا۔ چنانچہ سکھوں کے سوا سب نے ہیٹ کو ترجیح دی۔

لنڈن ۲۱ جولائی - ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ کے ایک ہوائی جہاز نے بحراوقیانوس کو ساڑھے بارہ گھنٹے میں طے کیا ہے۔ یہ پرواز آزمائشی طور پر کی گئی ہے اس قسم کے دو تین تجربوں کے بعد انگلستان سے بحراوقیانوس کے پار فضائی ڈاک کا سلسلہ جاری ہو جائیگا

شملہ ۲۱ جولائی - آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں مرہونہ اراضی کی واگذاری کی تیسری خواندگی رائے شماری کے بغیر ہی منظور ہو گئی۔ ڈاکٹر گوپی چند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل گو زمینداروں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے تیار کیا گیا ہے مگر اس سے غریب زمینداروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

ناگپور ۲۱ جولائی - گورنر سی پی نے استعفیٰ منظور کرنے کے بعد پھر ڈاکٹر کھارے کو وزارت مرتب کرنے کے لئے کہا اور جن وزیروں نے استعفے نہیں دیئے تھے انہیں موقوف کر دیا۔ ڈاکٹر کھارے نے نئی وزارت مرتب کرکے حلف وفاداری لے لیا ہے۔ نئی وزارت میں مستعفی نہ ہونے والے وزیر شامل نہیں

پشاور ۲۱ جولائی - کل مجلس وزراء کا ایک اجلاس گورنر کی صدارت میں منعقد ہؤا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ بلدیہ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ووٹر کی قابلیت کے معیار کو صوبجاتی اسمبلی کے ووٹر کی قابلیت کے معیار کے مساوی کر دیا جائے۔ اس سے پہلے سرحدی اسمبلی کے حق رائے دہی کا دائرہ بلدیات اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے حق رائے دہی کے دائرہ سے وسیع تھا موجودہ سکیم کے مطابق عورتیں بھی بلدیات اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی ممبر بن سکیں گی۔ یہ سکیم چند دنوں تک مکمل ہو جائے گی۔

جبل الطارق ۲۱ جولائی - مشرقی ہسپانیہ میں سگنٹو اور ویلنشیا کی طرف باغیوں کی جو پیش قدمی جاری تھی وہ اب ایک حد تک رک گئی ہے۔ حکومت کا بیان ہے کہ باغیوں کی پیش قدمی محض رک ہی نہیں گئی۔ بلکہ سرکاری فوجوں نے باغیوں کو پانچ میل تک پیچھے ہٹا دیا ہے۔

شملہ ۲۱ جولائی - اسمبلی کے موجودہ سیشن میں ڈاکٹر عالم آج پہلی دفعہ اجلاس میں شریک ہوئے۔ وزیر اعظم تقریر کر رہے تھے کہ وہ اپنا نقطہ نگاہ پیش کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے سپیکر نے انہیں کہا کہ وہ تقریر میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ لیکن وہ پھر کھڑے ہو گئے اس پر سپیکر نے انہیں اجلاس سے باہر نکال دیا۔

شملہ ۲۱ جولائی - آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں بل واگذاری اراضیات مرہونہ پر بحث کے دوران میں سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ اس بل کے خلاف صوبہ میں کانگرس شور مچانے کے لئے چالیس چل رہی ہے بعض لوگ بل کے خلاف ایجی ٹیشن کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر انہوں نے اس بل کے خلاف ایجی ٹیشن کے غیر آئینی طریقے اختیار کئے تو میں صوبہ کے امن میں خلل ڈالنے کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔

لاہور ۲۱ جولائی - شملہ سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا تھا کہ کانگرس پارٹی کے کچھ ممبر یہ محسوس کر رہے ہیں کہ وہ بل واگذاری اراضیات مرہونہ کے متعلق غیر جانبدار رہ کر اور بعض حالتوں میں ان کی حمایت کرکے اپنے ووٹروں کی طرف سے اپنے فرض کو پورا نہیں کر رہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض ممبروں نے کانگرس ہائی کمانڈ کو تار ارسال کئے ہیں کہ انہیں ان بلوں کی مخالفت کرنے کی اجازت دی جائے۔ ورنہ انہیں اپنے ووٹروں کی خواہش کے مطابق اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہونے کے لئے مجبور ہونا پڑے گا۔

لاہور ۲۱ جولائی - پنجاب ہندو سبھا کے ادھیکاری موجودہ بلوں کی مخالفت پر ایک نئے طرز سے غور کر رہے ہیں ان کا خیال اس معاملہ کو پریوی کونسل تک لے جانے کا ہے اگر قانونی رائے معاملہ کو پریوی کونسل تک لے جانے کے حق میں ہوئی۔ تو پھر یہ مقدمہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۲۹۸ کے ماتحت لڑا جائے گا۔

کلکتہ ۲۱ جولائی - حکومت بنگال نے آج ۷۰ نظربندوں کی رہائی کے احکام صادر کئے ہیں۔ اب صرف ۲۰۰ نظربند باقی رہ گئے ہیں۔

کلکتہ ۲۱ جولائی - سٹرینتی کور نے دورہ کر کے اس وقت تک کھدر کے ۵ ہزار کرتے نکریں اور فراک جمع کئے ہیں۔ یہ تمام کپڑے عنقریب کانگرس کی طرف سے حکومت چین کو بھیجے جائیں گے تاکہ ان چینی بچوں میں تقسیم کئے جائیں جو موجودہ جنگ کی وجہ سے بے یارو مددگار ہو گئے ہیں۔

بیت المقدس ۲۱ جولائی - کل حیفہ کے قریب یہودیوں کے ایک گروہ پر عربوں کے ایک دستہ نے حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے دو یہودی عورتیں اور ایک بچہ ہلاک ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آتش گیر بم بھی برسائے گئے جس سے دو مکان جل کر راکھ ہو گئے

شنگھائی بذریعہ ڈاک - حکومت چین مغربی صوبوں کے قدیم باشندوں میں پروپیگنڈا کرنا چاہتی ہے۔ ان صوبوں میں لولو نامی قوم آباد ہے جو وحشی اور خونخوار ہونے کی وجہ سے اجنبیوں سے بے حد کینہ رکھتی ہے ان کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ چین میں جاپان کیا کر رہا ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ ایک وفد ان کی طرف بھیجا جائے جو انہیں جنگ کے واقعات سے آگاہ کرے اور ان کی ہمدردی حاصل کی جائے۔

الہ آباد ۲۱ جولائی - اناؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۷ جولائی کو ۱۲ انچ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر - غلام نبی